6202 - گنہگار کواگر دنیا میں حد لگ جائے توکیا اسےآخرت میں بھي سزا ملےگي

سوال

جب کوئي انسان دنیا میں گناہ کرے اوراس گناہ کي سزا بھي ملے تو کیا موت کےبعد بھي اسےسزا دي جائےگي؟
مثلا: کسي شخص نے زنا یا چوري کي اوراسےقتل یا ہاتھ کاٹ کردنیا میں سزا دےدي تو کیا روز قیامت بھي اسے سزا سےدوچار ہونا پڑے گا؟ اور اگر وہ ہم جنس پرست ہے اور اسے پتھر مار مار کرہلاك کردیا گیا تو کیا وہ عذاب قبر سےنجات حاصل کرلےگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

امام بخاري رحمہ اللہ تعالي نےصحیح بخاري میں اپني سند کےساتھ عبادہ بن صامت رضي اللہ تعالي عنہ جو کہ بدري صحابي ہیں سے روایت نقل کي ہے:

عبادہ بن صامت رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں کہ میں بیعت عقبہ کي رات بیعت کرنےوالوں میں شامل تھا رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کےارد گرد صحابہ کرام کا گروہ تھا تو رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم فرمانےلگے:

آؤ میرے ساتھ اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالي کےساتھ شرك نہیں کرو گےاورنہ ہي چوري اور زنا کرو گےاور نہ تم اپني اولاد کو قتل کروگےاور نہ اپنے آگےپیچھےسے جھوٹا بہتان لگاؤ گے، اور نیکي میں تم میري نافرماني نہیں کرو گے، تم میں سے جوبھي اس کي وفا کرےگا اس کا اجر اللہ تعالي کےذمہ ہے، اور جوکوئي بھي تم میں سےاس کا مرتکب ہوگا اسے دنیا میں اس کي سزا دي جائےگي جواس کےلیے کفارہ ہوگا، اور جس نےبھي اس میں سےکسي چیز کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالي نےاس کي پردہ پوشي کردي تواس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر اللہ
چاہےتواسےسزا دے اور اگر چاہے تو معاف کردے، عبادہ بن صامت رضي اللہ تعالي کہتےہیں میں اس پر نبي صلي اللہ علیہ وسلم کي بیعت کي. صحیح بخاري (3 / 143)حدیث نمبر (3679)

حافظ ابن حجر فتح الباري میں کہتےہیں:

اس حدیث سے یہ نکلتا ہےکہ: حد جاري کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اگرچہ جس پر حد لگائي گئي ہے اس نےتوبہ نہ بھي کي ہو، جمہور علماء کرام کا یہي قول ہے، اور ایك قول یہ بھي ہےکہ توبہ ضروري ہے بعض تابعین عظام اسي کے قائل ہیں . دیکھیں فتح الباري (1 / 6)

مندرجہ بالا سابقہ حديث امام ترمذي نےبھي اپني سنن ميں روايت كي ہے اور اسے بيان كرنےكےبعد كہتےہيں:

امام شافعي رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں: اس باب ميں ميں نےاس حديث سے بہتركچھ نہيں سنا كہ گنہگاروں كےليے حدود ان كےگناہوں كا كفارہ ہيں، امام شافعي كہتےہيں كہ: ميں يہ پسند كرتا ہوں كہ جس نےكوئي گناہ كيا اور اللہ تعالي نےاس كےگناہ كي پردہ پوشي فرمائي تواسے بھي چاہيےكہ وہ اپنےاوپر پردہ ڈالےركھےاور جوكچھ اس كےاور اس كےرب كےمابين ہے اس سے توبہ كرلے.

ابوبكر اور عمر رضي اللہ تعالي عنہماسےبھي روايت كيا گيا ہے كہ انہوں نے ايك شخص كوحكم ديا كہ وہ اپني پردہ پوشي كرے. سنن الترمذي حديث نمبر (1439) .

لھذا جوشخص بھي ايسا كام كرے جس سےحد واجب ہوتي ہو اسے اس كي ضرورت نہيں كہ وہ قاضي كےپاس جاكر گناہ كا اعتراف كركے اپنےاوپر حد جاري كرنےمطالبہ كرے بلكہ اس كےليے جائز ہےكہ وہ اپني پردہ پوشي كرتا ہوا اس گناہ سےتوبہ كرےجواس كےاور اللہ تعالي كےمابين ہے، اور اس كےساتھ ساتھ كثرت سےاعمال صالحہ بھي كرتا رہے، اس ليےكہ نيكياں برائيوں كوختم كرديتي ہيں، اور توبہ كرنےوالا شخص ايسےہي ہے جيسےكسي شخص كےگناہ نہ ہوں، ہم اللہ تعالي سےدعا كرتےہيں كہ وہ ہميں سلامتي وعافيت سے نوازے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے .

وصلي اللہ علي نبينا محمد .

واللہ اعلم .